سوال

(318)ناجائز تعلقات کے حمل کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ذوالفقار بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک لڑکے نے کسی کسی لڑکی سے ناجائز تعلقات استوار کیئے جس کے تیجہ میں ناجائز حمل قرار پاگیا ان کے والدین کو اس حرکت کا علم تھا اب حمل کو ضائع کر کے لڑکے اور لڑکی کے اصرار پر ان کا نکاح کر دیا گیا ہے تاکہ عدالت کی گرفت میں آسکیں واضح رہے کہ نکاح دونوں کے والدین کی اجازت اور رضا مندی سے ہوا ہے کیا ایسا نکاح شرعاً جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں جہاں والدین کے حقوق بیان کیےگئے ہیں وہاں ان کے فرائض وواجبات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے انہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کریں اپنا گھریلو ماحول صاف وستھرا اور پاکیزہ رکھیں معاشرتی برائیوں کے سلسلہ میں اپنی اولاد کی کڑی نگرانی کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے "دیوث" پر لعنت فرمائی ہے اوراس پر جنت حرام ہونے وعید سنائی ہے جواپنے گھر میں برائی دیکھ کراسے ٹھنڈے پیٹ برداشت کرلیتا ہے لڑکیوں کے متعلق تو خاص ہدایت ہے کہ جونہی مناسب رشتہ ملے ان کا نکاح کرنے میں دیر نہ کی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ تین کاموں میں دیر نہ کرنا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب لڑکی کےلیے مناسب رشتہ مل جائے تو اس کا نکاح کرنے میں لیت ولعل سے کام نہیں لینا چاہیے حدیث میں یہ بھی ہے کہ اخلاقی اور دینی طور پر مناسب رشتہ ملنے کے باوجود اگر کوئی "بلند معیار" کی تلاش میں دیر کرتا ہے تو وہاں ضرور فتنہ فساد رونما ہوگا صورت مسئولہ میں ہم اس حقیقت کا نمایاں طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ والدین کو اولاد کی اس حرکت شنیعہ کا علم تھا اس کے باوجود خاموش تماشائی کی حیثیت اختیار کیے ہوئے ہیں آخر اس بدکاری پر نوبت یکبار نہیں پہنچ جاتی بلکہ اس سے پہلے کچھ مقدمات اور ابتدائی محرکات ہوتے ہیں بدکاری کے راستہ کی طرف لے جاتے ہیں اس مقام پر ہمارا سوال یہ ہے کہ بدکاری کے مقدمات محرکات اور اسباب کے سدباب کےلیے والدین نے کیا کردار سرانجام دیا ہے قرآن پاک نے نہ صرف زنا سے روکا ہے بلکہ اس کے ابتدائی محرکات کا بھی راستہ بند کیا ہے اوران تمام شرمناک افعال سے منع کیا ہے جو بدکاری کا سبب بن سکتے ہیں ان ابتدائی گزارشات کے بعد ہم صورت مسئولہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ صفائی کے بعد والدین کی رضامندی سے نکاح ہوا ہے وہ شرعاً درست اور جائز ہے اب انہیں چاہیے کہ اللہ کے حضور نہایت عاجزی اورندامت کے جذبات سے توبہ کریں اور آیندہ اس قسم کی نازیبا حرکات سے اجتناب کرنے کا عزم کریں وگرنہ قرآن مجید کی روسے یہ بھی صحیح ہے بدکار مرد نابنجار عورت سے ہی نکاح کرتا ہے ۔(24/النور:3)

پھراس سلسلہ میں جن مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑے گا وہ بہت سنگین ہیں اس لیے بہتر ہے کہ توبہ کر کے اپنی آیندہ زندگی کو پاکیزہ کریں اورخوش اسلوبی سے بقیہ ایام ھزارنے کا عزم رکھیں توبہ کرنے سے سابقہ گناہ نہ صرف معاف ہوجاتے ہیں بلکہ اگر اخلاص ہو تو یہ پہلے گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی وضاحت مو

جو دہے (25/الفرقان :70)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:338